Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تلوک چند محرومؔ کی حمدیہ شاعری

Tilok Chand Mahroom's Hymn Poetry

[۱] محمد اویس سلیمی

[۲] محمد راشد طفیل

ABSTRACT

Tilok Chand Mahroom was a famous Urdu poet of high rank. He was versatile poet who wrote different genres of urdu poetry. Although Mahroom was Hindu but he never showed any religious discrimination. One prominent aspect of his poetry is Hamd o Naat. This article deals with Mahroom's poetry about mysticism, nationalism and especially his Hymn poetry.

Key words: *Famous, Poet, Genres, Religious, Hamd.*

کلیدی الفاظ: مشہور، شاعر، اصناف، مذہبی، حمد

اردو زبان و ادب میں تلوک چند محرومؔ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ انھوں نے اردو شاعری کی کئی ایک اصناف میں اپنے قلم و فن کے جوہر دکھائے ہیں۔ انھوں نے نظم نگاری کے ساتھ ساتھ غزل گوئی اور رباعی میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ عشق مجازی ہو یا عشق حقیقی، قومی شاعری ہو یا سیاسی، عام لوگوں کے حالات و واقعات، اپنے وطن کے بارے جذبات و احساسات، بچوں کے لیے اصلاحی نظمیں وغیرہ ہر موضوع ان کی شاعری میں کمال فن اور فکری عروج کے ساتھ نظر آتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم نگاری، غزل گوئی اور رباعی کو ایک نیا انداز عطا کیا ہے۔ ان کی شاعری میں جہاں دوسرے موضوعات ملتے ہیں، وہاں حمدیہ اشعار بھی اپنے فنی عروج اور متنوع اسلوب کے ساتھ نظر آتے ہیں۔

تلوک چند محرومؔ یکم جولائی ۱۸۸۷ء کو موجودہ صوبہ پنجاب (پاکستان) کے گائوں گاجراں والا میں پیدا ہوئے۔ یہ گائوں تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں ہے۔ بعد ازاں یہ گائوں سیلاب کی زد میں آگیا اور ان کے والدین ہجرت کر کے عیسیٰ خیل شہر میں آکر رہنے لگے۔ ابتدائی تعلیم ورنیکلر مائیل مڈل سکول عیسیٰ خیل سے حاصل کی۔ اپنی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے ہر امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر وظیفہ بھی حاصل کیا۔ اس زمانے میں پورے میانوالی ضلع میں کوئی ہائی سکول موجود نہیں تھا، تاہم بنّوں جو میانوالی سے کافی فاصلے پر تھا، وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی سکول سے ۱۹۰۷ء میں میٹرک کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ اسی عرصے میں ملازمت بھی شروع کر دی۔ دوران ملازمت ہی ایف۔ اے اور بی۔ اے کی ڈگری بھی حاصل کر لی۔ بچپن سے ہی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ اسی شوق نے ان کی طبیعت کو شاعری کی طرف مائل کر دیا۔ سکول کے زمانے میں ہی اشعار کہنے لگے۔ ۱۹۰۱ء میں ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کے موقع پر ایک مرثیہ لکھا۔ جس کا ایک شعر یہ تھا۔

۱۔ پی ایچ ڈی اسکالر (اردو) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

۲۔ پی ایچ ڈی اسکالر (اردو) لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

فرطِ غم سے غنچے چپ ہیں، گل گریباں چاک ہیں
نوجوانانِ چمن بھی سر پہ ڈالے خاک ہیں (۱)

سکول کے زمانے میں ہی ایک نظم " خدمتِ والدین" بھی لکھی۔ ایک بار ڈائریکٹر سکولز معائنے کے لیے تشریف لائے تو سکول کے اساتذہ نے مرثیہ اور " خدمتِ والدین" نظم ان کو پیش کر دی۔ انھوں نے اس شاعرانہ کاوش پر تلوک چند محرومؔ کو شاباش دی اور اپنے اعلیٰ افسران کو بھی اس بارے میں بتایا۔ یوں انھوں نے اپنے شوق اور باطنی صلاحیتوں کی مدد سے خود ہی شعر کہنے شروع کر دیے۔ وہ خود اس بارے میں یوں کہتے ہیں:

"میں نے کسی استاد سے اصلاح نہیں لی۔ ممکن ہے اگر کوئی شاعر ان اطراف میں ہوتا تو بخوشی اس کا شاگرد ہو جاتا لیکن شاعر تو کیا شعر میں دلچسپی لینے والے بھی عنقا تھے۔ مجھے نہ تو یہ معلوم تھا کہ بذریعہ خط و کتابت بھی اصلاح لی جا سکتی ہے اور نہ یہ کہ کون حضرات ہیں جن سے فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سکول کی یہ حالت کہ نہ لائبریری نہ اخبار نہ رسالہ۔ لے دے کے درسی کتابیں ہی میرے لیے شمع ہدایت تھیں۔" (۲)

تلوک چند محرومؔ کی تصانیف میں " گنجِ معانی" (مجموعہ کلام)(۱۹۳۲ء اور ۱۹۵۷ء)، " رباعیاتِ محرومؔ" ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۴ء، "کاروانِ وطن" قومی اور وطنی نظموں کا مجموعہ ۱۹۶۰ء، " بہارِ طفلی" بچوں اور لڑکوں کے لیے نظمیں ۱۹۶۰ء، " نیرنگِ معانی" غزلیات کا مجموعہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۴ء، " شعلہ نوا " غزلیات کا مجموعہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۵ء، "بچوں کی دنیا" لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے نظمیں ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۷ء، " انتخابِ کلامِ محرومؔ" (ساٹھ سالہ کلام کا انتخاب ۱۹۶۳ء)، " عکسِ جمیل " (انگریزی، فارسی اور ہندی نظموں کا ترجمہ)، " شہرِ سخن " (مجموعہ کلام) اور اس کے علاوہ غیر مطبوعہ کلام بھی شامل ہے۔ درج بالا تمام تصانیف طبع ہو کر کتابی صورت میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔

تلوک چند محرومؔ کا سارا کلام متنوع موضوعات کا حامل ہے۔ انھوں نے زندگی کے ہر پہلو، ہر منظر اور ہر گوشے کو اپنے منفرد اور دل نشین انداز سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے اصلاحی موضوعات، سیاسی موضوعات، قومی موضوعات، مجازی شاعری، بچوں اور لڑکے، لڑکیوں کے بارے موضوعات کو کمال فن کاری اور تخیل کے ساتھ اپنی شاعری کے اندر بھرپور انداز میں سمونے کی کوشش کی ہے۔ ان کی نظمیں روانی، سادگی اور برجستگی سے بھرپور ہیں۔ ان کی شاعرانہ انفرادیت اور فن کارانہ صلاحیتوں کے بارے تاجور سامری یوں رقم طراز ہیں:

"ان کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی ہے غم اور خلوص، اور یہی مجھے پسند ہے۔ انھوں نے بیشتر جو کچھ فرمایا وہ اسی رنگ میں، اسی خلوص میں ڈوب کر کہا۔ اسی کارن ان کا کلام سب شاعروں سے الگ اور نرالا ہے۔" (۳)

ان کے کلام میں جہاں دوسرے موضوعات ملتے ہیں وہاں وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کی حمد بیان کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ وہ ایک غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور قدرت کاملہ کا اظہار اور اقرار کرتے ہیں۔ ان کا یہ اندازِ بیاں ان کے غیر جانبدار اور تعصب سے پاک رویے کا واضح ثبوت ہے۔ انھوں نے اپنے دلی خلوص اور کامل یقین کے ساتھ ربِ کائنات کی حمد بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ہر چیز میں ہے قدرت خدا کی
ہر بات میں ہے حکمت خدا کی

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ہر شے سے ظاہر رحمت خدا کی(۴)

اے سنسار بنانے والے
سورج کو چمکانے والے
خاک سے پھول اگانے والے
دریائوں کو بہانے والے
میرے خالق ، میرے آقا! (۵)

تلوک چند محرومؔ اگرچہ ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود انھوں نے حق گوئی سے کام لیا۔ ان کا کامل یقین اس حد تک پختہ ہے کہ وہ سب کے سامنے اس بات کو کہنے میں عار محسوس نہیں کر رہے کہ تمام جہانوں کا خالق و مالک، پالنے والا، ہر ایک کو رزق دینے والا ایک ہی خدا ہے۔ ہر چیز اس نے ہی بنائی ہے اور ہر کام اسی کے حکم کے مطابق ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی مخلوق خود سر نہیں ہے۔ اسی بات کو انھوں نے اپنی حمدیہ شاعری میں کمال سلیقے سے بیان کیا ہے۔

ہنستا ہنستا چاند نکالا
ٹھنڈی ٹھنڈی کرنوں والا
کرتا ہے راتوں کو اجالا
تو نے بخشا اس کو ہالا
میرے خالق ، میرے آقا! (۶)

تجھ کو پوجوں ، تجھ کو جانوں
حکم ترا خوش ہو کر مانوں
عقل وہ دے ، تجھ کو پہچانوں
گم راہی کی خاک نہ چھانوں
میرے خالق ، میرے آقا! (۷)

سورج بنایا اور چاند تارے
یہ سب کھڑے ہیں کس کے سہارے؟
قدرت سے اس کی قائم ہیں سارے! (۸)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

تلوک چند محرومؔ نے اپنے اشعار کے ذریعے ربِ کائنات کی حمد بیان کرنے کے لیے بڑی دلیری اور جرات مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہندو معاشرے کے لوگ بہت متعصب اور تنگ نظر ہیں۔ وہ اپنے بھگوان کے علاوہ کسی دوسرے خدا کا نام لینا تو بہت دور کی بات، سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس طرح کے سخت گیر لوگوں میں رہ کر دوسرے مذہب کے خدا کی تعریف کرنا، ان کے بارے نرم گوشہ رکھنا بھی بہت مشکل اور جرات کا کام ہے۔ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر کلمہ حق کہنا اور پھر اس پر ڈٹ جانا، واقعی اللہ تعالی کی خاص عطا کے بغیر مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ تلوک چند محرومؔ نے اپنے کلام میں جابجا حق گوئی سے کام لیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ان کی فطرت میں محبت، اخوت، صلح جوئی اور احترام جیسی صفات اور خوبیاں شامل تھیں۔ ان کی انھی جملہ خوبیوں کے بارے عبدالقادر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”ان کی شاعری کا جو وصف مجھے خاص طور پر پسند ہے وہ یہ ہے کہ اس میں صلح و محبت کی تلقین ہے۔ دنیا کے سب بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں کی خوبیاں جنابِ محرومؔ کے پیش نظر ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان والے سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کی بیش بہا زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔“

(۹)

تلوک چند محرومؔ کے حمدیہ کلام کا انوکھا انداز ملاحظہ ہو:

میں شکر اس کا کرتا رہوں گا
سجدے میں سر کو دھرتا رہوں گا
آقا ہے اس سے ڈرتا رہوں گا
قدرت بڑی ہے میرے خدا کی!
حکمت بڑی ہے میرے خدا کی!
رحمت بڑی ہے میرے خدا کی! (۱۰)

طویل حمدیہ نظم ”زمزمۂ توحید“ سے چند اشعار تلوک چند محرومؔ کی فکری بلندی، جذبات واحساسات اور خیالات کی پاکیزگی کو عیاں کرتے ہیں:

ہر ذرہ میں ہے ظہور تیرا — ہے برق و شرر میں نور تیرا
تو جلوہ فگن کہاں نہیں ہے — وہ جا نہیں، تو جہاں نہیں ہے
ہر غنچے میں ہے ترا تبسم — ہر گل میں بھری مہک تری ہے
کہتی ہے کلی کلی زباں سے — میری یہ نہیں چٹک، تری ہے
ہے دیر و حرم میں تیرا جلوہ — القصّہ مکاں مکاں میں تو ہے
سجدہ ہے ترا ہر اک کا مقصود — خالق تو ہے سب کا اور معبود!
یہ کشمکش حیات کیا ہے — تیرا ہو کرم تو بات کیا ہے

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ہر ذرے میں تیری جستجو ہے　　　محروم کو بھی اک آرزو ہے

(۱۱)

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کا نور ہر ذرے میں موجود ہے۔پانی کی موجوں میں بھی یا حی یا قیوم کا نور جلوہ افرز ہے۔تمام جہانوں میں بسنے والی تمام مخلوقات اسی قادر مطلق کے حکم کے تابع رہ کر اپنے اپنے محور میں سفر پر رواں دواں ہے۔وہ ایک ذات ہی تمام امور کو باحسن طریق چلا رہی ہے۔اس کام میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ہر طرف اور ہر چیز میں اسی ذات کے جلوے نمایاں نظر آرہے ہیں۔تلوک چند محروم نے اپنی نظم ”یہ کس کے جلوے ہیں سارے؟“ میں اپنے مخصوص انداز میں مختلف چیزوں کے نام لے لے کر لوگوں سے سوال کیا ہے کہ ان تمام چیزوں میں کس ذات کا نور جلوہ گر ہے؟اور پھر خود ہی ان تمام سوالوں کا خود ہی جواب دیتے ہیں کہ یہ سارے جلوے خدا ہی کے جلوے ہیں۔انھوں نے اس نظم میں بہت ہی عمدہ اور منفرد انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی ہے۔اس طرح کا جداگانہ انداز کسی اور شاعر خصوصاً کسی غیر مسلم شاعر کے ہاں نظر نہیں آتا۔تلوک چند محروم کا یہی انداز انھیں دوسرے شعرا سے ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

چمن میں ، دشت میں ، وادی میں ، کوہ و صحرا میں
کہر میں ، اولے میں ، شبنم میں ، ابر و دریا میں
شرر میں ، شعلے میں ، آتش میں ، برقِ سینامیں
شمیمِ گل میں ، نسیمِ مسرت افزا میں
یہ سارے جلوے ہیں کس کے؟ خدا کے جلوے ہیں!

(۱۲)

تلوک چند محروم کی اس حمدیہ نظم کے بارے اردو ادب کے ممتاز اور نامور نقاد مالک رام اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

”اگر انسان اپنے گرد و پیش کی چیزوں پر غور کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ان اشیاء کو پیدا کرنے والا بھی ضرور ہے،جو ان سب کو ایک اصول کے تابع پیدا کرتا ہے،قائم رکھتا ہے اور بالآخر فنا کر دیتا ہے۔محروم بھی خدا کی ہستی کے متعلق اسی طرح استدلال کرتے ہیں۔“ (۱۳)

اسی نظم کے بارے دوسری جگہ یوں رقم طراز ہیں:

”میں جب یہ نظم پڑھ رہا تھا تو مجھے قرآن کی سورۂ رحمن کا وہ مقام یاد آگیا،جہاں منکروں کو خدا کی مختلف نعمتیں ایک ایک کر کے گنائی گئی ہیں،اور ہر ایک چیز کا ذکر کرنے کے بعد یہ سوال کیا گیا ہے کہ تم اپنے خدا کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے؟“ (۱۴)

حمدیہ کلام کے چند اشعار:

تجھ کو اللہ نے پیدا کیا انسانوں میں
اب بھی شاداں نہ ہوا اے دل!تو خطا کس کی ہے؟(۱۵)

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اے خالقِ دشت و جبل و قلزم و صحرا اے مالکِ افلاک و مہ و مہر و ثریّا
ہر نقش میں ، اے نقش طرا زندۂ دنیا دیکھا ہے بہ حیرت تری قدرت کا تماشا (۱۶)

تلوک چند محرومؔ نے جس انداز اور خلوص نیت سے ربِ کعبہ کی ذات وصفات کا تذکرہ کیا ہے، اس کی مثال اردو ادب کے غیر مسلم شعرا کے ہاں شاید ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے۔ حمد نگاری میں بھی انھوں نے بڑے سلیقے اور احسن انداز سے ایسے الفاظ کا چناؤ کیا جو اس کلام کے لیے بہترین اور بے حد موزوں تھے۔ انھوں نے وہ زبان اور الفاظ استعمال کیے جو خالقِ کائنات کی عزت و تکریم اور اعلیٰ شان کے شایانِ شان تھے۔ مذہبی کلام لکھتے وقت انھوں نے کمال احتیاط اور سلیقہ مندی سے کام لیا ہے۔ ان کے مذہبی لگاؤ اور باطنی افکار کے بارے پرمان سنگھ مہجور کی رائے کچھ یوں ہے:

"وہ ربوبیتِ الٰہی اور اخوتِ انسانی کے قائل ہیں۔" (۱۷)

"نیرنگِ معانی" میں تلوک چند محرومؔ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بے نیازی کا بڑی عمدگی اور فن کاری کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ انھوں نے بڑے ہی کمال انداز سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی مناجات بھی پیش کی ہیں۔ وہ اپنے لیے رحمتِ خداوندی کی درخواست کرتے نظر آتے ہیں:

فضل تیرا ہی رہا بچپن میں میرا پاسباں شکر کمتر ہے مرا، تیرا کرم ہے بیکراں
التجا ہے تجھ سے اے خالق! بصد عجز و نیاز تیری رحمت جس طرح پہلے رہی ہے کارساز (۱۸)

تلوک چند محرومؔ نے جس انداز میں اسلامی تعلیمات، مالک کائنات کی جمیع صفات اور دنیا و آخرت کا تذکرہ کیا ہے، وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ انھوں نے اسلامی تعلیمات کا بڑے انہماک اور دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اسی مطالعے نے ان کی باطنی فکر اور تخیل کو کمال بلندی عطا کی ہے۔ ان کے خیالات سے یوں لگتا ہے کہ جیسے ان کے اندر اسلام کے بارے حسد اور بغض کا شائبہ تک بھی نہیں ہے۔ ان کی اس خوبی کے بارے پرمان سنگھ مہجور اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"مذہب کے لحاظ سے جنابِ محرومؔ بہت فراخ دل واقع ہوئے ہیں۔ انھوں نے مختلف مذاہب کے بزرگوں کی عظمت کو محسوس کیا ہے اور اسے نظم کیا ہے۔ میں نے انھیں مختلف مذاہب کی کتبِ مقدسہ کا مؤدبانہ مطالعہ کرتے دیکھا ہے۔" (۱۹)

تلوک چند محرومؔ کے حمدیہ کلام کے بغور مطالعہ سے یہ بات بالکل سچ دکھائی دیتی ہے کہ ان کے باطنی خیالات اور احساسات ہر طرح کے ناپاک عناصر سے پاک تھے۔ انھوں نے جس باریک بینی اور خلوصِ نیت سے ربِ کائنات، مالک ارض و سما کی تعریف بیان کی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کے حمدیہ کلام سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انھوں نے اسلامی تعلیمات کا خود بھی مطالعہ کیا ہے اور اپنے کلام سے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی اہمیت و انفرادیت سے آگاہ کیا ہے۔ ان کا حمدیہ کلام اردو زبان و ادب میں ایک انوکھے باب کے اضافے کا باعث ہے۔ یہ بات بھی بہت اہمیت کی حامل ہے کہ ہندو معاشرے میں رہ کر ایک ہندو شاعر بھی ربِ کعبہ کی حمد و ثنا کیے بغیر نہ رہ سکا۔

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

حوالہ جات

۱۔ جگن ناتھ آزادؔ، حیاتِ محرومؔ تلوک چند محرومؔ: شخصیت اور فن، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو (ہند)، ۱۹۸۷ء، ص ۲۲

۲۔ ایضاً، ص ۲۳

۳۔ تاجور سامری، مشمولہ: ایک انسان۔ایک فن کار، تلوک چند محرومؔ، مرتبہ: جگن ناتھ آزادؔ، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۳۲

۴۔ تلوک چند محرومؔ، بچوں کی دنیا بچوں اور لڑکوں کے لیے نظموں کا مجموعہ، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۶۴ء، ص ۲۱

۵۔ ایضاً، ص ۱۹

۶۔ ایضاً

۷۔ ایضاً، ص ۲۰

۸۔ ایضاً، ص ۲۲

۹۔ تلوک چند محرومؔ، گنجِ معانی، دیباچہ: شیخ عبد القادر بی اے، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۱۰

۱۰۔ تلوک چند محرومؔ، بچوں کی دنیا بچوں اور لڑکوں کے لیے نظموں کا مجموعہ، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۶۴ء، ص ۲۴

۱۱۔ تلوک چند محرومؔ، گنجِ معانی، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۳۵۔۳۸

۱۲۔ ایضاً، ص ۴۴۔۴۵

۱۳۔ مالک رام، مشمولہ: تلوک چند محرومؔ، تلوک چند محرومؔ، مرتبہ: جگن ناتھ آزادؔ، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۱۰۲

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۰۳

۱۵۔ تلوک چند محرومؔ، گنجِ معانی، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۴۷

۱۶۔ تلوک چند محرومؔ، نیرنگِ معانی، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۶۰ء، ص ۲۷

۱۷۔ پرمان سنگھ مہجور، مشمولہ: تلوک چند محرومؔ، تلوک چند محرومؔ، مرتبہ: جگن ناتھ آزادؔ، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۱۸۱

۱۸۔ تلوک چند محرومؔ، نیرنگِ معانی، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۶۰ء، ص ۳۰۔۳۱

۱۹۔ پرمان سنگھ مہجور، مشمولہ: تلوک چند محرومؔ، تلوک چند محرومؔ، مرتبہ: جگن ناتھ آزادؔ، نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، ۲۰۰۲ء، ص ۱۸۱